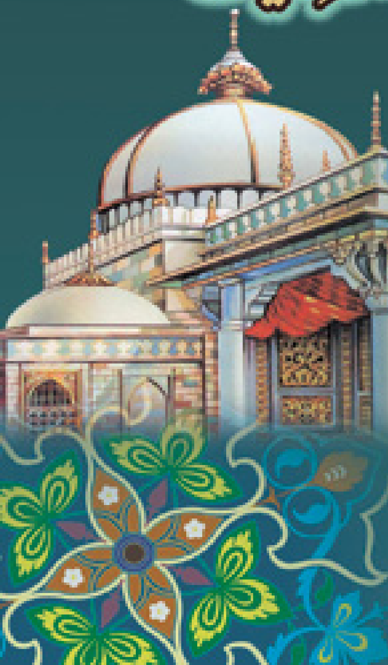


شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

ترمیم شدہ

خوفناک جادُوگر
اور
خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دیگر حکایات



مکتبۃ المدینہ
دعوتِ اسلامی
SC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خوفناک جادُوگر اور دیگر حِکایات

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (26 صفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان تازہ ہوگا اور بعض وسوسے بھی دور ہوں گے

دُرُود شریف کی فضیلت

اَللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دِنوں میں سب سے افضل دن جُمعہ ہے، اسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ پیدا ہوئے، اِسی میں ان کی روحِ مبارکہ قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہوگی لہٰذا اس دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یارسولَ اللّٰہ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! آپ کے وِصال کے بعد دُرُود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟'' ارشاد فرمایا کہ'' اللہ عزوجل نے **انبیائے کرام** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے۔''**

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج اص ۳۹۱ حدیث ۱۰۴۷ داراحیاء التراث العربی بیروت)

تُو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مِری چشمِ عالم سے چُھپ جانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿1﴾ خوفناک جادُوگر

سلسلۂ عالیہ چِشتیہ کے عظیم پیشوا خواجۂ خواجگان، سلطانُ الھند حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز حسن سَنجَری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی کو مدینۂ منوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً کی حاضِری کے موقع پر سیِّدُ الْمُرسَلین، خَاتمُ النَّبِیّین ،جنابِ رَحمۃٌ لِّلْعٰلمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے یہ بشارت ملی:

''اے مُعین الدِّین تو ہمارے دین کا **مُعِین** (یعنی دین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دینی دُور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔'' (سیر الاقطاب ص ۱۲۴) چُنانچِہ سیِّدُنا سلطانُ الہند خواجہ **غریب نواز** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مدینۃ الہند اجمیر شریف تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مساعیٔ جمیلہ سے لوگ جُوق دَر جُوق حلقہ بگوشِ اسلام ہونے لگے۔ وہاں کے کافِر راجہ پرتھوی راج کو اس سے بڑی تشویش ہونے لگی۔ چُنانچِہ اس نے اپنے یہاں کے سب سے خطرناک اور **خوفناک جادوگر** اَجَے پال جوگی کو سرکار خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مقابلے کے لئے تیّار کیا۔ ''اَجَے پال جوگی'' اپنے چَیلوں کی جماعت لے کر خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس پہنچ گیا۔ مسلمانوں کا اِضطِراب دیکھ کر حُضُور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کے گرد ایک حِصار کھینچ دیا اور حکم فرمایا کہ کوئی مسلمان اِس دائرے سے باہَر نہ نکلے۔ اُدھر جادوگروں نے جادو کے زور سے پانی، آگ اور پتّھر برسانے شروع کر دیئے مگر یہ سارے وار حِصار کے

قریب آ کر بے کار ہو جاتے۔ اب اُنہوں نے ایسا جادو کیا کہ **ہزاروں سانپ پہاڑوں سے اُتر کر خواجہ صاحب** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **اور مسلمانوں کی طرف لپکنے لگے**، مگر جُوں ہی وہ حِصار کے قریب آتے مر جاتے۔ جب چیلے ناکام ہو گئے تو خود ان کا گُرُو **خوفناک جادوگر** اَجے پال جوگی جادو کے ذَرِیعے طرح طرح کے شُعبدے دکھانے لگا مگر حِصار کے قریب جاتے ہی سب کچھ غائب ہو جاتا۔ جب اس کا کوئی بس نہ چلا تو وہ بپھر گیا اور غُصّے سے پَیچ وتاب کھاتے ہوئے اس نے اپنا **مِرگ چھالا** (یعنی ہرنی کا چمڑا بالوں والا) ہوا میں اُچھالا اور کود کر اُس پر جا بیٹھا اور اُڑتا ہوا یکدم بلند ہو گیا۔ مسلمان گھبرا گئے کہ نہ جانے اب اوپر سے کیا آفت برپا کرے گا! میرے آقا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی حَرَکت پر مسکرا رہے تھے۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **نے اپنی نعلینِ مبارَک کو اشارہ کیا، حکم پاتے ہی وہ بھی تیزی کے ساتھ اُڑتی ہوئیں جادوگر کے تعاقُب میں روانہ ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اوپر پہنچ گئیں اور اس کے سر پر تڑاتڑ**

پڑنے لگیں! ہر ضَرب میں وہ نیچے اتر رہا تھا، یہاں تک کہ عاجز ہو کر اُترا اور سرکارِ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **کے قدموں پر گر پڑا اور سچے دل سے توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کا اسلامی نام عبداللہ رکھا۔ (خزینۃ الاصفیاء ج ۱ ص ۲۶۲) اور وہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نظر فیض اثر سے ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو کر **عبداللہ بیابانی** نام سے مشہور ہو گئے۔ (آفتابِ اجمیر) **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(2) اُونٹ بیٹھے رہ گئے

سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب **مدینۃُ الھند** اجمیر شریف تشریف لائے تو اَوّلاً ایک پیپل کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ یہ جگہ وہاں کے کافِر راجہ پرتھوی راج چوہان کے اونٹوں کے لئے مخصوص تھی۔ راجہ کے کارِندوں نے آ کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر رُعب جھاڑا اور بے اَدَبی کے ساتھ کہا

فرمانِ مصطفٰے :(صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''اچھا ہم لوگ جاتے ہیں تمہارے اونٹ ہی یہاں بیٹھیں۔'' چُنانچِہ اُونٹوں کو وہاں بٹھا دیا گیا۔ صبح ساربان آئے اور اُونٹوں کو اُٹھانا چاہا، لیکن باوُجُود ہر طرح کی کوشش کے اُونٹ نہ اُٹھے۔ ساربان نے ڈرتے جھجکتے حضرتِ سیِّدُنا خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہوکر اَپنی گستاخی کی مُعافی مانگی۔ ہند کے بے تاج بادشاہ حضرتِ سیِّدُنا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: **''جاؤ خدا عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے تمہارے اُونٹ کھڑے ہو گئے۔'' جب ساربان واپس ہوئے تو واقعی سب اُونٹ کھڑے ہو چکے تھے!** (خواجۂ خواجگان) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خواجۂ ہند وہ دربار ہے اعلٰی تیرا
کبھی محروم نہیں مانگنے والا تیرا

﴿3﴾ چھاگل میں تالاب

حُضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند مُریدین ایک بار اجمیر شریف کے مشہور تالاب اَناساگر پر غسل کرنے گئے۔ کافروں نے دیکھ کر شور مچا دیا کہ یہ مسلمان ہمارے تالاب کو ''ناپاک'' کر رہے ہیں۔ چُنانچِہ وہ حضرات لَوٹ گئے اور جا کر سارا ماجرا خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک چھاگل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دے کر خادِم کو حکم دیا کہ اس کو تالاب سے بھر کر لے آؤ۔ خادِم نے جا کر جُوں ہی چھاگل کو پانی میں ڈالا، سارے کا سارا تالاب اُس چھاگل میں آ گیا! لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور چھاگل کا پانی واپَس تالاب میں اُنڈیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی اور اَناساگر پھر پانی سے لبریز ہو گیا! (خواجۂ خواجگان) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے تِری ذات عجب بحرِ حقیقت پیارے
کسی تَیراک نے پایا نہ کَنارا تیرا

﴿4﴾ عذابِ قبر سے رہائی

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ایک مُرید کے جنازے میں تشریف لے گئے، نَمازِ جنازہ پڑھا کر اپنے دستِ مبارَک سے **قَبر** میں اُتارا۔ حضرتِ سیِّدُنا **بختیار کا کی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: تدفین کے بعد تقریباً سارے لوگ چلے گئے، مگر حُضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی قَبر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دم غمگین ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَبان پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** جاری ہوا اور آپ مطمئن ہو گئے۔ میرے اِستِفسار پر فرمایا: میرے اِس مُرید پر

عذاب کے فِرِشتے آ پہنچے جس پر میں پریشان ہوگیا۔ اتنے میں میرے مُرشِدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا خواجہ **عثمان ہَروَنی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغنی تشریف لائے اور فِرِشتوں سے اس کی سِفارش کرتے ہوئے فرمایا: اے فِرِشتو! یہ بندہ میرے مُرید **مُعین الدّین** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مُرید ہے، اس کو چھوڑ دو۔ فِرِشتے کہنے لگے: ''یہ بَہُت ہی گنہگار شخص تھا۔'' ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ غیب سے آواز آئی: **''اے فِرِشتو! ہم نے عثمان ہَروَنی کے صدقے مُعینُ الدّین چشتی کے مُرید کو بَخش دیا۔''** (معینُ الاَرواح)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے درس ملا کہ کسی پیرِ کامل کا مُرید بن جانا چاہیئے کہ اُس کی برکت سے **عذابِ قبر** دُور ہونے کی امّید ہے۔

﴿5﴾ مجذوب کا جُوٹھا

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر شریف جب پندرہ

سال کی ہوئی تو والدِ گرامی کا سایۂ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی ملی اسی کو اپنے لئے ذریعۂ معاش بنایا خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور اسکے درختوں کی آبیاری فرماتے ۔ایک روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے باغ میں پَودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مجذوب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم قَندَوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باغ میں داخِل ہوگئے۔جُوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے پر پڑی ،فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کرکے دست بوسی کی اور نہایت ہی اَدَب سے ایک درخت کے سائے میں بٹھایا پھر ان کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خَوشہ انتہائی عاجزی کے ساتھ پیش کیا اور دوزانو ہوکر بیٹھ گئے ۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خوش ہوکر بغل سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا اور چبا کر خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا جُوں ہی

حلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دنیا سے اُچاٹ ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے باغ، پن چکی اور ساز وسامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فُقَراء ومساکین میں تقسیم کردی اور حُصولِ علمِ دین کی خاطِر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافِر بن گئے۔ (مرآۃ الاسرار ص ۵۹۳، تاریخ فرشتہ ج ۲ ص ۷۴۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بے حساب کرم نوازیاں فرمائیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کے پیشوا اور ہندوستان کے بے تاج بادشاہ بن گئے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خُفْتَگانِ شبِ غفلت کو جگا دیتا ہے
سالہا سال وہ راتوں کا نہ سونا تیرا

﴿6﴾ غیب کی خبر

ایک روز حضرتِ سیِّدُنا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرتِ سیِّدُنا شیخ

اَوحَدُ الدّین کِرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ شہابُ الدّین سُہروردی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القوی ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک لڑکا (سلطان شمسُ الدّین اَلْتَمَش) تیرو کمان لئے وہاں سے گزرا۔ اسے دیکھتے ہی حُضُور غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''یہ بچّہ دِہلی کا بادشاہ ہو کر رہے گا۔'' بالآخر یہی ہوا کہ تھوڑے ہی عرصے میں وہ دہلی کا بادشاہ بن گیا۔ (سیرُ الاَقطاب)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ شیطان کسی کے دل میں یہ وسوسہ ڈالے کے غیب کا علم تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیسے غیب کی خبر دیدی؟ تو عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ

اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃ ہے، اس کا **علمِ غیب** ذاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے جبکہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیاءِ عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام کا **علمِ غیب** عطائی بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے بھی نہیں۔ انہیں جب سے اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بتایا تب سے ہے اور جتنا بتایا اُتنا ہی ہے، اِس کے بتائے بغیر ایک ذرّہ کا بھی نہیں۔ ہوسکتا ہے کسی کو یہ **وَسوَسہ** آئے کہ جب اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بتادیا تو غیب، غیب ہی نہ رہا۔ اس کا جواب آگے آرہا ہے کہ قرآنِ پاک میں نبی کے **علمِ غیب** کو غیب ہی کہا گیا ہے۔ اب رہا یہ کہ کس کو کتنا **علمِ غیب** ملا، یہ دینے والا جانے اور لینے والا جانے۔ **علمِ غیبِ مصطفٰے** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے بارے میں پارہ 30 سُورۃُ التّکویر آیت نمبر 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰ التکویر ۲۴)

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ **خازن** میں ہے: ''مراد یہ ہے کہ

مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پاس **علمِ غیب** آتا ہے تو تم پر اس میں بُخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بتاتے ہیں۔'' (تفسیر خازن ج ۴ ص ۳۵۷) اِس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم لوگوں کو **علمِ غیب** بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گاوُہی جو خود بھی جانتا ہو۔

عیسٰی علیہ السلام کا علمِ غیب

حضرتِ سیّدُنا عیسٰی روحُ اللہ کے **علمِ غیب** کے بارے میں پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 49 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ﴿۴۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجۂ بالا آیت میں حضرتِ سیّدُنا عیسٰی

روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صاف صاف اِعلان فرمارہے ہیں کہ تم جو کچھ کھاتے ہو وہ مجھے معلوم ہو جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں بچا کر رکھتے ہو اس کا بھی پتا چل جاتا ہے۔ اب یہ علم غیب نہیں تو اور کیا ہے؟ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ شان ہے تو آقائے عیسٰی میٹھے میٹھے مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم کی کیا شان ہو گی؟ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم سے آخر کیا چھپا رہ سکتا ہے؟ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے، اُس کو بھی چشمانِ سر سے مُلاحظہ فرمالیا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں درود (حدائق بخشش)

بَہَر حال ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کو علمِ غیب سے نوازا ہے انبیاءِ کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تو بڑی شان ہے، فَیضانِ انبیاءِ کرام

عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اولیائے عِظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام بھی غیب کی خبریں بتا سکتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحقّ محدِّثِ دِہلوی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ القوی نے "اَخبارُ الاخیار" صَفْحَہ نمبر 15 میں حضورِ غوثُ الاعظم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا یہ ارشادِ معظّم نقل کیا ہے: "اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے کی طرح ہو۔"

حضرتِ مولیٰنا رُومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مثنوی شریف** میں فرماتے ہیں:

لَوحِ محفوظ اَست پیشِ اولیاء
اَزچہ محفوظ اَست محفوظ اَز خطا

(یعنی لوحِ محفوظ اولیاءُ اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے پیشِ نظر ہوتا ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتا ہے)

﴾7﴿ مُردہ زندہ کردیا!

اجمیر شریف کے حاکم نے ایک بار کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چڑھا دیا

اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش آ کر لے جائے۔ مگر وہاں جانے کے بجائے اُس کی ماں روتی ہوئی خواجۂ خواجگان سرکارِ غریب نواز سیِّدُنا حسن سَنْجَری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوئی اور فریاد کی: ''آہ! میرا سہارا چھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا، یا غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ! میرا ایک ہی بیٹا تھا اُسے حاکمِ ظالم نے بے قُصور سُولی پر چڑھا دیا ہے۔'' یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جلال میں آ کر اُٹھے اور فرمایا: مجھے اپنے بیٹے کی لاش پر لے چلو۔ چُنانچہ اُس کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کی لاش پر آئے اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''اے مقتول! اگر حاکمِ وقت نے تجھے بے قُصور سُولی دی ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔'' فوراً لاش میں حَرَکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ (ماہِ اجمیر) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا بندہ کسی کو زندہ کر سکتا ھے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہیں شیطان یہ وسوسہ نہ ڈالے کہ مارنا اور جِلانا تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا کام ہے کوئی بندہ یہ کیسے کرسکتا ہے؟ تو عرض یہ ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی فاعِلِ حقیقی ہے مگر وہ اپنی قدرتِ کامِلہ سے جس کو چاہتا ہے اختیارات عطا فرماتا ہے۔ دیکھئے! بے جان کو جان بخشنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیئے ہوئے اختیارات سے حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی ایسا کرتے تھے۔ چُنانچِہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 49 میں ہے:

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ

(پ ۳ آل عمران ۴۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کہ میں تمہارے لئے مٹّی سے پرند کی سی مُورت بناتا ہوں پھر اُس میں پُھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہوجاتی ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔

﴿8﴾اندھے کو آنکھیں مل گئیں

کہتے ہیں: ایک بار اَورنگ زَیب عالمگیر علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القدیر سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مزارِ پُر انوار** پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گزر گئے مگر مراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپَس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہو گئیں فَبِہا (یعنی بَہُت خوب) ورنہ قتل کروا دوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کے لئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یا خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ **جب بادشاہ حاضری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔** بادشاہ نے مسکرا کر

فرمایا: کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہوگئی۔

اب چشمِ شِفا سُوئے گنہگار ہو خواجہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

عِصیاں کے مرض نے ہے بڑا زور دکھایا

اب تو ڈاکٹر بھی بِینا کرنے لگے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاید کسی کے ذہن میں یہ سوال ابھرے کہ مانگنا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے چاہئے اور وُہی دیتا ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ **خواجہ صاحب** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے کوئی آنکھیں مانگے اور وہ عطا بھی فرما دیں! جواباً عرض ہے کہ حقیقتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی دینے والا ہے، مخلوق میں سے جو بھی جو کچھ دیتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی سے لے کر دیتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بِغیر کوئی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اگر

کسی نے خواجہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے آنکھیں مانگ لیں اور اُنہوں نے عطائے خداوندی عَزَّوَجَلَّ سے عنایت فرمادِیں تو آخر یہ ایسی کون سی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی ؟ یہ مسئلہ تو فی زمانہ فنِّ طِبّ نے بھی حل کرڈالا ہے! ہر کوئی جانتا ہے کہ آج کل ڈاکٹر آپریشن کے ذریعے مُردہ کی آنکھیں لگا کر اندھوں کو بِینا (یعنی دیکھتا) کردیتے ہیں۔بس اِسی طرح خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی ایک اندھے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ رُوحانی قوّت سے نابِینائی کے مرض سے شفا دے کر بینا (یعنی دیکھتا) کردیا۔ بَہر حال اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی نبی یا ولی کو مرض سے شِفا دینے یا کچھ عطا کرنے کا اختیار دیا ہی نہیں ہے تو ایسا شخص حکمِ قرآن کو جھٹلا رہا ہے۔چُنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 49 میں حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا قول نقل کیا گیا ہے:

وَاُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میں شِفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے (یعنی کوڑھی) کو اور میں مُردے جِلاتا ہوں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے۔ (پ ۳ آل عمران ۴۹)

دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام صاف صاف اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بخشی ہوئی قدرت سے مادرزاد اندھوں کو بینائی اور کوڑھیوں کو شِفا دیتا ہوں حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو طرح طرح کے اختیارات عطا کئے جاتے ہیں اور فیضانِ انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اولیاءِ عُظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کو بھی اختیارات دیئے جاتے ہیں، لہٰذا وہ بھی **شفا** دے سکتے ہیں اور بہُت کچھ عطا فرما سکتے ہیں۔

مُحیِ دِیں غوث ہیں اور خواجہ مُعینُ الدین ہیں
اے حسنؔ کیوں نہ ہو محفوظ عقیدہ تیرا

(9) قتل کے ارادے سے آیا اور مسلمان ہو گیا

ایک دفعہ ایک کافر خنجر بغل میں چھپا کر خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قتل کرنے کے اِرادے سے آیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے تیور بھانپ لئے اور مُؤمنانہ فِراست سے اُس کا اِرادہ معلوم کرلیا۔ جب وہ قریب آیا تو اس سے فرمایا: ''تم جس ارادے سے آئے ہو اُس کو پورا کرو میں تمہارے سامنے موجود ہوں۔'' یہ سُن کر اُس شخص کے جِسم پر لرزہ طاری ہوگیا۔ خنجر نکال کر ایک طرف پھینک دیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں پر گِر پڑا اور سچے دل سے توبہ کی اور مسلمان ہوگیا۔ (مرآۃ الاسرار مترجم ص ۵۹۸، الفیصل مرکز الاولیاء لاہور)

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مَزارِ پُر اَنوار پر آمد

مرکز الاولیاء لاہور میں حضرت علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج

بخش کے مزارِ پُر انوار پر قیام فرما کر رُوحانی فُیوض سے مالا مال ہوئے اور بوقت رُخصت یہ شعر پڑھا ؎

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقِصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِصال شریف

6رَجَبُ الْمُرَجَّب 633سنِ ہجری کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

(اخبار الاخیار ص۲۳ فاروق اکیڈمی، ضلع خیر پور گمبٹ)

پیشانی پر نقشِ مبارک

وصال کے بعد آپ کی نورانی پیشانی پر یہ نقش ظاہر ہوا:

حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہ

(یعنی اللہ کا حبیب اللہ کی مَحبَّت میں دنیا سے گیا)۔ (اخبار الاخیار ص۲۳)

خواجہ صاحب کے تین ارشادات

{1} نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور برے لوگوں کی صُحبت بدی کرنے سے بدتر ہے۔ {2} بدبختی کی علامت یہ ہے کہ گناہ کرتا رہے پھر اس کے باوُجُود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔ {3} خدا کا دوست وہ ہے جس میں تین خوبیاں ہوں: ایک سخاوت دریا جیسی دوسرے شفقت آفتاب کی طرح تیسرے تواضع زمین کی مانند۔ (اخبار الاخیار ص ۲۳،۲۴)

اجمیر بُلایا مجھے اجمیر بُلایا

اجمیر بلایا، مجھے اجمیر بلایا
اجمیر بلا کر مجھے مہمان بنایا

ہو شکر ادا کیسے کہ مجھ پاپی کو خواجہ
اجمیر بلا کر مجھے دربار دکھایا

سلطانِ مدینہ کی محبت کا بھکاری
بن کر میں شہا آپ کے دربار میں آیا

دنیا کی حکومت دو نہ دولت دو نہ ثروت
ہر چیز ملی جامِ مَحَبَّت جو پلایا
قدموں سے لگا لو، مجھے سینے سے لگا لو
خواجہ ہے زمانے نے بڑا مجھ کو ستایا
ڈوبا، ابھی ڈوبا، مجھے للّٰہ سنبھالو
سیلاب گناہوں کا بڑے زور سے آیا
اب چشمِ شفا، بہرِ خدا سُوئے مریضاں
عصیاں کے مرض نے ہے بڑا زور دکھایا
سرکارِ مدینہ کا بنا دیجئے عاشق
یہ عرض لئے شاہ کراچی سے میں آیا
یا خواجہ کرم کیجئے ہوں ظلمتیں کافور
باطل نے بڑے زور سے سر اپنا اٹھایا
عطّاؔر کرم ہی سے ترے جم کے کھڑا ہے
دشمن نے گرانے کو بڑا زور لگایا





اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-2203311
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679
سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر1، النور اسٹریٹ، صدر۔
خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-362145
سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195
گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net